۴۔ بھینس کی حلت پر اجماع ہے کسی نے اس کو حرام نہیں کہا ہے، یہ بھی ایک قوی دلیل ہے۔
الحاصل : بھینس شریعت کے اصول اور قاعدہ کے مطابق حلال ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اس کو حلال نہیں کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھتا ہے"

سوال : حضرت ابو ہریرہؓ کو حنفیوں نے غیر فقیہ کیوں کہا ہے؟ اور کیا یہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی نہیں ہے؟

السائل : اسد ندیم اسد دولت نگر گجرات

جواب : حنفیوں کے نزدیک جلیل القدر صحابی الامام المجاہد المومن سیدنا ابو ھریرہؓ غیر فقیہ اور غیر مجتہد ہیں دیکھئے (نورالانوار : ۱۷۹ وغیرہ)

یہ سیدنا ابو ھریرہؓ کی سوء ادبی اور گستاخی ہے اسی بنیاد پر حنفیوں نے آپؓ کی روایت کردہ کئی ایک احادیث کو اپنے قیاس کے مقابلے میں رد کر دیا ہے۔ جبکہ آپؓ صحابہؓ میں سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔آٹھ سو صحابہؓ کرام اور تابعینؒ آپؓ کے شاگرد ہیں۔آپؓ صحابہ کرامؓ کے دور میں آخری وقت تک فتویٰ دیتے رہے۔جب آپؓ غیر فقیہ اور غیر مجتہد تھے، تو صحابہ کرامؓ آپ کا فتویٰ کیسے قبول کرتے تھے؟

اسی لئے تو شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں" من قال " انه ليس من فقهاء الصحابه" فقد اذى نفسه بقوله" "جو یہ کہے کہ آپؓ فقہاء صحابہؓ میں سے نہیں تھے،اس نے یہ بات کہہ کر اپنے آپ کو تکلیف دی ہے" (فتح الباری : ۴ / ۳۶۴)

جبکہ دوسری طرف حنفیوں نے امام ابو حنیفہؒ کی شان میں غلو کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے،" واما سلمان الفارسی رضی الله تعالى عنه فهو وان كان أفضل من أبى حنيفة من حيث الصحبة فلم يكن فى العلم والاجتهاد ونشرالدين و تدوين أحكامه كأبى حنيفة " "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ صحابی ہونے کی حیثیت سے امام ابو حنیفہ سے افضل ہیں، لیکن علم، اجتہاد، دین کی نشر واشاعت اور احکام کی تدوین میں امام ابو حنیفہ کی مثل نہ تھے۔"(رد المختار علی در المختار لابن عابدین شامی حنفی : ۱/۴۱،۴۲)اسی پر بس نہیں بلکہ فقہ حنفی کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے" رجل قال: قياس أبى حنيفة رضى الله عنه حق نيست ! يكفر" "جو شخص یہ کہے کہ ابو حنیفہ کا قیاس حق نہیں ہے وہ کافر ہے" دیکھئے (الفتاوی

التاتارخانیہ : ۵ / ۵۰۸ وغیرہ)

امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں" فتاوی عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے کافر ہے۔(عرفانِ شریعت : ۸۶ / بالغ النور : ۳۴ از احمد رضا خان بریلوی)

ایک معتبر حنفی مذہب کی کتاب میں لکھا ہے "فلعنة ربنا أعداد رمل علی من رد قول أبی حنیفة "یعنی "ریت کے ذروں کے برابر اس شخص پر لعنت ہو جو امام ابو حنیفہ کا قول رد کر دے" (در مختار : ۷۴)

جبکہ دوسری طرف حنفی سیدنا ابو ہریرہؓ کی بیان کردہ صحیح احادیث کو اپنے قیاس کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس ضمن میں ایک عبرت ناک واقعہ بھی سنیئے : "وقع مناظرة بین حنفی وشافعی فی مسجد رصافة فی بغداد فی مسئلة المصراة ، فقال الحنفی: لم یکن ابو ھریرة قابل الاجتھاد ولم یکن فقیھاً اذا سقطت علیه حیة سوداء، فکان الحنفی یعدو ولا تدعه الحیة، فقیل له: استغفر من قولک، فاستغفر، فترکته الحیة" ترجمہ : "مسئلہ مصراۃ پر ایک حنفی اور شافعی کے درمیان بغداد میں رصافہ کی مسجد میں مناظرہ ہوا، تو حنفی (مناظر) نے کہا کہ ابو ہریرہ میں اجتہاد کی قابلیت نہیں تھی، وہ فقیہ نہیں تھے، اچانک اس پر کالا سانپ آ گرا، حنفی (آگے آگے) دوڑتا تھا سانپ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا اسے کہا گیا تم اپنی اس بات کی اللہ سے معافی مانگو، اس نے معافی مانگی تب جا کر سانپ نے اس کا پیچھا چھوڑا" (فتاوی شیخ الاسلام : ۴/۵۳۸)(العرف الشذی : ۱/۲۳۸ از علامہ انور شاہ کشمیری حنفی دیوبندی واللفظ لہ)

امام حافظ ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں :"ھذا اسناد ثابت " اس واقعہ کی سند ثابت ہے، (حیاة الحیوان از دمیریؒ :۱/۳۹۹) امام جرح و تعدیل حافظ ذھبیؒ لکھتے ہیں "اسناد ھا ائمة" "اس واقعہ کی سند ائمہ محدثین پر مشتمل ہے" (سیر اعلام النبلاء :۲/۶۱۹)

ایسے ہی امام ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں :" مجھے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھے ابو اسحاق صاحب الشاط نے بیان کیا کہ میں ایک میت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، تو جب میں نے (میت) کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ جو سختی کے ساتھ اس کے گلے میں طوق بنا ہوا تھا (یہ حالت دیکھ کر) میں باہر نکل آیا اور میں نے اسکو غسل نہیں دیا، لوگوں نے بتایا یہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا تھا"۔ (الروح لابن قیمؒ :۹۸)

دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں صحابہؓ کرام کا سچا محب بنائے۔ آمین ثم آمین

سوال ۷ : جسم کو گود کر نشان لگانا قرآن و حدیث کی روشنی میں کیسا ہے ؟ خادم حسین پردیسی جدہ

جواب : بازو یا جسم کے کسی بھی حصہ پر سوئی یا کسی بھی چیز سے گود کر رنگ بھرنا اور پھر اپنا یا محبوب کا نام لکھنا نشان یا نقش وغیرہ بنانا مرد اور عورت کے لیے حرام، گناہ کبیرہ اور موجب لعنت ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے : "عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ قال : لعن اللہ الواصلة ، والمستوصلة ، والواشمة ، والمستوشمة" ترجمہ "ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: اللہ تعالی نے مصنوعی بال لگانے والی، اور لگوانے والی پر، جسم کو گود کر نشان بنانے والی اور بنوانے والی پر لعنت فرمائی ہے''۔ (صحیح البخاری مع فتح الباری: ۱۰/ ۳۷۲ حدیث ۵۹۳۷) (صحیح مسلم مع النووی: ۱۴/ ۱۰۵)

اور ایک دوسری حدیث میں آتا ہے "عن عبداللہ: لعن اللہ الواشمات، والمستوشمات، والمتنمصات، والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالی، مالی لاالعن من لعن النبی ﷺ وھو فی کتاب اللہ ﴿وماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم فانتھوا﴾"

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جسم کو گود کر نشان بنانے والیوں اور بنوانے والیوں پر، چہرے سے بال نوچوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر، اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ اس حال میں کہ وہ (لعنت) اللہ کی کتاب میں ہے ﴿وماآتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم فانتھوا﴾ (صحیح بخاری: ۱۰/ ۳۷۲ حدیث ۵۹۳۱) (صحیح مسلم: ۱۴/ ۱۰۵-۱۰۶)

ایک اور حدیث میں آتا ہے "عون بن ابی جحیفةؓ عن ابیه فقال: ان النبی ﷺ نھی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الربا وموکله والواشمة والمستوشمة والمصور" ترجمہ: "عون بن ابی جحیفہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت اور زانیہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے، سود کھانے والے اور کھلانے والے جسم پر گود کر نشان بنانے اور بنوانے والی پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے" (صحیح بخاری: ۱۰/ ۳۹۳)

علماء لکھتے ہیں " ویصیر الموضع الموشوم نجساً لان الدم أنجس فیه فتجب ازالته وان امکنت ولوبجرح الاان خاف منه تلفا اوشیاء اوفوات منفعة عضو فیجوز ابقائه وتکفی التوبة، فی سقوط الاثم ویستوی فی ذلک الرجل والمرأة" ترجمہ "وہ جگہ جہاں گود کر نشان بنایا گیا ہو، وہ نجس ہو جاتی ہے کیونکہ خون اس میں نجاست پیدا کر دیتا ہے، اگر ممکن ہو تو اس جگہ کا ازالہ واجب ہے خواہ چیر کر کرنا پڑے، ہاں اگر اس حصہ کے تلف ہو جانے یا کسی اور چیز کا خوف ہو یا اس عضو کی منفعت فوت ہونے کا خوف ہو تو (اس صورت میں) اس کا باقی رکھنا جائز ہے گناہ کے خاتمے کے لیے توبہ ہی کافی ہے اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں (فتح الباری: ۱۰/ ۳۷۲) (شرح مسلم للنووی: ۱۴/ ۱۰۶) (تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاھلین و تحذیر السالکین من افعال الھالکین لابن النحاس متوفی: ۸۱۴ھ ص ۲۹۹ بیروت)

اس فعل کو امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر: ۵/ ۳۹۳ میں اور امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب "اعلام الموقعین": ۴/ ۴۰۲ میں کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ اللھم وفقنا لماتحب و ترضی